نابالغ اولاد دوسرے ملک میں ہو، تو والد پر کس ملک کی قیمت کے اعتبار سے صدقہ فطر لازم ہو گا؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر:Har-6236 تاریخ:04-04-2024

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک اسلامی بھائی ملازمت کی وجہ سے دوسرے ملک رہتے ہیں، جبکہ بیوی بچے یہاں پاکستان میں ہیں۔ معلوم یہ کرنا ہے کہ وہ اپنے نابالغ شرعی فقیر بچوں کا فطرہ یہاں کے حساب سے ادا کریں گے یا جہاں پر رہتے ہیں، اس ملک کے حساب سے ادا کریں گے؟

نوٹ: وہ اسلامی بھائی صاحب نصاب ہیں اور عید اسی دوسری جگہ کریں گے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

دریافت کی گئی صورت میں وہ اسلامی بھائی اپنا اور اپنی نابالغ اولاد کا فطرہ اسی جگہ کے حساب سے ادا کرے گا کہ جہاں وہ خود موجود ہو گا، کیونکہ فطرہ لازم ہونے میں اصل اس کی اپنی ذات ہے، نابالغ اولاد صاحب نصاب نہ ہو، تو ان کا فطرہ باپ پر تابع ہونے کی وجہ سے لازم ہوتا ہے، تو اصل چونکہ اس کی اپنی ذات ہے، لہٰذا اسی جگہ کا اعتبار ہو گا کہ جہاں وہ خود موجود ہو گا۔ اولاد کہاں پر ہے؟ اس کا لحاظ نہیں کیا جائے گا۔ یہی اصح اور ظاہر الروایہ ہے۔ چنانچہ در مختار میں ہے: "والمعتبر فی الفطرۃ مکان المؤدی عند محمد وھو الاصح لان رؤوسھم تبع لراسہ۔ ملخصا" ترجمہ: اور فطرہ میں امام محمد کے نزدیک ادا کرنے والے کا مکان معتبر ہے اور یہی اصح ہے، کیونکہ ان کی جانیں، اس کی جان کے تابع ہیں۔

(در مختار مع رد المحتار، ج3، ص358، 359، مطبوعہ کوئٹہ)

علامہ سید محقق ابن عابدین شامی علیہ الرحمۃ اس کے تحت فرماتے ہیں: ”بل صرح فی النھایۃ و العنایۃ بانہ ظاھر الروایۃ کما فی الشرنبلالیۃ وھو المذھب کما فی البحر۔ الخ“ ترجمہ: بلکہ نہایہ اور عنایہ میں صراحت فرمائی کہ یہ ظاہر الروایہ ہے، جیسا کہ شرنبلالیہ میں ہے اور یہی مذہب ہے، جیسا کہ بحر میں ہے۔ **(ردالمحتار، ج3، ص359، مطبوعہ کوئٹہ)**

فتاوی فیض الرسول میں سوال ہوا کہ زید بمبئی میں ہے اور اس کے بچے وطن میں ہیں، تو ان کے صدقہ فطر کے گیہوں کی قیمت وطن کے بھاؤ سے ادا کرے یا بمبئی کے بھاؤ سے؟ اس کے جواب میں مفتی جلال الدین امجدی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: ”صدقہ فطر کے گیہوں میں بمبئی کی قیمت کا اعتبار کرنا ہوگا۔“لانہ یعتبر فی صدقۃ الفطر مکان المودی“ کیونکہ صدقہ فطر میں ادا کرنے والے کے مکان کا اعتبار کیا جاتا ہے۔ (ت) ملخصا“ **(فتاوی فیض الرسول، ج1، ص511، مطبوعہ شبیر برادرز، لاہور)**

و اللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

ابو الحسن ذاکر حسین عطاری مدنی

24رمضان المبارک 1445ھ/04اپریل 2024ء

الجواب صحیح

مفتی فضیل رضا عطاری

دار الافتاء اہلسنت
darulifta@dawateislami.net

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ /www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے